50305 - بیوی کو "تم میری ماں جیسی ہو" کہہ دیا

سوال

ایک بیوی کو اس کے خاوند نے کہہ دیا کہ : تم میرے لیے میری ماں اور بہن جیسی ہو، توکیا یہ طلاق شمار ہوگی یا کہ اس کا کوئی کفارہ ہے، اور اس کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

یہ الفاظ طلاق شمار نہیں ہوتے، بلکہ یہ ظہار کے وہ الفاظ ہیں جو صریح الفاظ میں شامل نہیں، بلکہ اس سے ظہار وغیرہ کا احتمال ہوتا ہے.

دوم :

ان الفاظ کا حکم یہ ہے کہ اس میں متکلم (یعنی کلام کرنے والے خاوند) کی نیت اور اس پر دلالت کرنے والے قرائن کو دیکھا جائیگا.

رہی نیت؛ تو ہوسکتا ہے خاوند کی اس کلام کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس پر اس کی ماں کی طرح حرام ہے، تو اس طرح یہ ظہار ہوگا.

اور ہوسکتا ہے کہ اس نے اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کی عزت و اکرام اور محبت میں ماں کی طرح ہے تو اس طرح یہ ظہار نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر کچھ مرتب ہوتا ہے.

رہا قرینہ؛ تو کلام کا سیاق و سباق اور حادثہ جس میں خاوند نے اس سے ظہار کا ارادہ کیا دلالت کرتا ہے تو اس طرح یہ ظہار ہوگا، قرینہ کی مثال یہ ہے کہ : اگر خاوند اور بیوی کا آپس میں جھگڑا اور توتکار ہوجائے تو خاوند نے اسی دوران بیوی سے یہ کہا کہ : تو مجھ پر میری ماہ کی طرح ہے، تو اس کلام کے سیاق سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس نے ظہار کا ارادہ کیا ہے تو اس طرح ظہار ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ : تو مجھ پر میری ماں اور بہن کی طرح ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا ؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" اگر اس کا مقصود یہ تھا کہ عزت و اکرام کے اعتبار سے تو مجھ پر میری ماں اور بہن کی طرح ہے، تو اس پر کچھ نہیں، اور اگر اس کا مقصد ماں اور بہن کو نکاح کے اعتبار سے تشبیہ دینے کا ہو تو یہ ظہار ہے اس لیے اس کے ذمہ وہ کچھ ہوگا جو ظہار کرنے والے کے ذمہ ہوتا ہے، اور اگر وہ اس کو رکھنا چاہے تو ظہار کا کفارہ دیے بغیر اس کے قریب نہیں جاسکتا " اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری ابن تیمیہ (5/34).

اور ایک دوسری جگہ پر یہ کہتے ہیں :

"اوراگراس نے يہ چاہاکہ وہ ميرے نزديک ميری ماں کی طرح ہے، يعنی اس سے ہم بستری کرنے اوراس سے استمتاع کرنے ميں ماں کی طرح ہے يا وہ کچھ جو ماں کی حرمت ہوتی ہے تووہ ماں کی طرح ہی ہے وہ اس سے استمتاع حاصل نہيں کرسکتا، تو يہ ظہار ہے اس پر وہی کچھ واجب ہوگا جو ظہار کرنے والے پر ہوتا ہے.

وہ اس کے ليے کفارہ دينے سے قبل حلال نہيں ہوگی، يا تو وہ ايک غلام آزاد کرے، اوراگر غلام نہ پاسکے تو دوماہ کے مسلسل روزے رکھے اوراگراس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکينوں کو کھانا کھلائے گا. اھ

ديکھيں: مجموع الفتاوی ابن تيميہ (34/7).

اورابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہيں:

"اوراگراس نے يہ کہاکہ: تو مجھ پر ميری ماں جيسی ہے، يا ميری ماں کی طرح ہے، اوراس سے ظہار کی نيت کی توعام علماء کی نظر ميں يہ ظہار ہوگا، جن ميں ابوحنيفہ، اورصاحبين، اورامام شافعی، اسحاق رحمہم اللہ شامل ہيں.

اوراگراس سے عزت وتوقير اوراکرام کی نيت کی، يا پھر يہ کہ وہ بڑی ہونے کے اعتبارسے ماں کی طرح، يا صفت کے اعتبارسے ماں کی طرح کی نيت کی تو يہ ظہار نہيں ہوگا، اوراس ميں اس کی نيت کا اعتبار کيا جائيگا" اھ

ديکھيں: المغنی ابن قدامہ (60/11).

يعنی اس ميں نيت کی تحديد کے ليے خاوند کی طرف رجوع کيا جائيگا کہ اس نے کيا نيت کی تھی، کسی اورکی طرف رجوع نہيں ہوگا.

مستقل فتوی کميٹی کے فتاوی جات ميں درج ہے:

"اگر خاوند اپنی بيوی کو يہ کہے: ميں تيرا بھائی ہو، يا تو ميری بہن ہے، يا تو ميری ماں ہے، يا ماں کی طرح ہے، يا تو ميرے ليے ميری ماں جيسی ہے، يا ميری بہن جيسی ہے، تواگرخاوند نے اس سے يہ مراد ليا کہ وہ عزت وتکريم اورصلہ رحمی اوراحترام ميں ماں يا بہن جيسی ہے، يا اس کی کوئی نيت ہی نہ ہواور نہ ہی کوئی ايسا قرينہ ہو جوظہار پر دلالت کرتا ہو تواس سے ظہار نہيں ہوگا، اورنہ ہی اس پر کچھ لازم آتا ہے.

ليکن اگراس نے ان کلمات سے ظہار مراد ليا ہو، يا پھر اس پر کوئی قرينہ دلالت کرتا ہو، مثلا يہ کلمات غضب کی حالت ميں، يا پھر اسے بطور دھمکی کہے گئے ہوں، اوريہ حرام ہے، اس پر توبہ کرنا لازم ہے، اور بيوی سے تعلقات قائم کرنے سے قبل کفارادا کرنا لازم ہے، يعنی ايک غلام آزاد کرنا، اگراس کی استطاعت نہ ہو تو دوماہ کے مسلسل روزے رکھنا، اوراگراس کی بھی استطاعت نہ ہو توساٹھ مسکينوں کو کھانا کھلانا ہوگا. اھ

ديکھيں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (274/20).

خلاصہ يہ ہوا کہ:

جب خاونداس کلام سے ظہار کا ارادہ کرے، يا پھر اس پر کوئی قرينہ دلالت کرتا ہو تو يہ ظہار ہوگا، اوراس کے علاوہ باقی حالتوں ميں ظہار نہيں، اورنہ ہی اس کے نتيجہ ميں کچھ لازم آتا ہے.

سوم:

ظہار کرنا حرام ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے منکر اور قول زور سے تعبیر کیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{جولوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں وہ دراصل ان کی مائیں نہیں، بلکہ ان کی مائیں تو وہ ہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے، اور یقینا یہ لوگ بری بات اور جھوٹ کہتے ہیں }.المجادلۃ (2).

اس لیے جو شخص بھی اپنی بیوی سے ظہار کرے اسے کفارہ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے توبہ کرنی چاہیے .

چہارم :

جب خاوند بیوی کو رکھنا چاہے اور اسے طلاق نہ دے تو بیوی سے ظہار کرنے والے خاوند پر کفارہ واجب ہوتا ہے، اور کفارہ ادا کرنے سے قبل اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال نہیں، اور کفارہ یہ ہے کہ یا تو ایک غلام آزاد کیا جائے، اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، اس کی دلیل درج ذیل آیت ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کر لیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل (تعلقات قائم کرنے سے قبل) ایک غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ تعالی تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے ہاں جو شخص نہ پائے تو اس کے ذمہ دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنا ہیں اس سے قبل کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں (تعلقات قائم کریں) اور جو شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یہ اس لیے کہ تم اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان لا کر اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرو، اور یہ اللہ تعالی کی مقرر کردہ حدود ہیں، اور کفار کے لیے المناک عذاب ہے المجادلۃ (3–4).

واللہ اعلم.